بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلے میں ٹانسلز کی وجہ سے غسل میں دشواری ہو تو تیمم کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے گلے میں ٹانسلز ہیں اور وہ اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ سردی کے موسم میں فرض نماز پڑھنے کے لیے بھی غسل نہیں کر سکتی، اگر میں غسل کروں تو بیماری بڑھنے کا سو فیصد یقینی اندیشہ ہے۔ کیا ایسی صورت میں میں تیمم کر کے نماز پڑھ سکتی ہوں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگر محض کلی کا ہی مسئلہ ہو تو ہلکا سا گرم پانی کر کے اس سے کلی کر لی جائے، اور اگر اس انداز سے پانی پی لیا کہ منہ کے تمام حصوں تک پہنچ گیا، تو کلی والا فرض اس سے بھی ادا ہو جائے گا۔

اور اگر محض گلے پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو، باقی جسم پر پانی بہانا نقصان دہ نہ ہو تو یہ دیکھا جائے کہ کیا صرف ٹھنڈا پانی پہنچانا نقصان دہ ہے یا ٹھنڈا اور گرم دونوں قسم کے پانی پہنچانا نقصان دہ ہیں، اگر صرف ٹھنڈا پانی پہنچانا نقصان دہ ہو، تو گلے کو گرم پانی سے دھو لے، اور باقی جسم چاہے گرم سے دھوئے یا ٹھنڈے سے، اور اگر ٹھنڈا اور گرم دونوں پانی گلے کے لیے نقصان دہ ہیں، تو گلے کے علاوہ تمام بدن پر پانی بہائے اور گلے کا مسح کرے، اور مسح کرنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ پانی سے بھیگا ہاتھ گلے کے ہر ہر حصے پر پہنچ جائے، اگر کوئی بھی حصہ خشک رہ گیا تو اس صورت میں غسل نہیں ہوگا، پھر جب یہ عذر ختم ہو جائے تو جس جگہ ہاتھ پھیر کر مسح کیا تھا، اب فوراً اسے دھو لے۔

اور اگر سارے جسم پر ہی پانی بہانا نقصان دہ ہو، تو اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے، اور گرم پانی نقصان نہیں کرتا، تو گرم پانی سے غسل کرنا ضروری ہے، تیمم کرنا جائز نہیں، ہاں! اگر ایسی جگہ ہو جہاں گرم پانی میسر نہ ہو، یا گرم پانی تو ہو مگر اس سے بھی نہانے کی صورت میں اس مرض کے بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا ظن غالب ہو یعنی مریضہ کا خود اپنا تجربہ ہو، یا کوئی ایسی واضح علامت موجود ہو، جس سے مرض کے بڑھنے، یا دیر سے ٹھیک ہونے کا غالب گمان ہو یا کسی مسلمان ماہر ڈاکٹر نے خبر دی ہو جس کا فاسق ہونا، معلوم نہ ہو، اور اگر ایسا طبیب نہ ہو تو کم از کم یہ ہو کہ وہ ڈاکٹر اپنی فنی مہارت میں معروف ہو، محض ڈگریوں کی لائنوں کو دیکھ کر ماہر نہ سمجھا جائے، اور اس میں بھی احتیاط یہ ہے کہ ایک سے زائد ڈاکٹروں سے رائے لے جب ان کی بات پر دل جمے، تو تیمم کر سکتی ہیں، اور پھر جب جتنے پر قدرت ہوتی جائے، اتنا حکم بجا لاتی جائیں، یعنی جب ایسی صورت ہو جائے کہ ٹھنڈے سے تو نہانا نقصان دہ ہو، لیکن گرم سے نہانے میں ضرر نہ

ہو، توگرم سے نہائیں، اگر پورے جسم پر پانی بہانا نقصان دہ نہ ہو، تو پورے پر بہائیں، اور اگر گلے پر بہانا نقصان دہ ہو، بقیہ جسم پر نہیں، تو بقیہ جسم پر بہائیں اور گلے پر مسح کرلیں، پھر جب اتنی صحت یابی ہوجائے، گلے پر بہانا بھی نقصان دہ نہ رہے، تو فوراً گلے پر بہالیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے" مريض يخاف إن استعمل الماء اشتد مرضه أو أبطأ برؤه يتيمم۔۔۔ ويعرف ذلك الخوف إما بغلبة الظن عن أمارة أو تجربة أو إخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق۔"ترجمہ: مریض کو خوف ہو کہ اگر پانی استعمال کرے گا تو مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے ٹھیک ہو تو تیمم کرے اور اس خوف کی پہچان کسی نشانی یا تجربہ کے سبب ظنِ غالب کی وجہ سے ہوگی یا کسی مسلمان طبیب حاذق کے خبر دینے سے کہ جس کا فسق ظاہر نہ ہو۔ (فتاوی ہندیہ، جلد 1، صفحہ 28، مطبوعہ: کوئٹہ)

غسل کی جگہ تیمم کرنے کے بارے میں تنویر الابصار مع درمختار میں ہے "من عجز۔۔عن استعمال الماء۔۔لبعده۔۔میلا۔۔اولمرض ۔۔۔اوبرد یهلک الجنب اویمرضه ولوفی المصر اذالم تکن له اجرة حمام ولا مایدفئه۔۔تیمم "ترجمہ: جو شخص پانی کے ایک میل دور ہونے یا اپنے مرض یا ایسی سردی کی وجہ سے اس کے استعمال سے عاجز ہو، جو جنبی کو ہلاک یا بیمار کردے گی، اگرچہ وہ شہر میں ہو، جبکہ اس کے پاس حمام کی اجرت نہ ہو اور نہ ایسی کوئی چیز ہو جس سے سردی کو دور کرسکے، تو ایسا شخص تیمم کرلے۔ (تنویر الابصار مع درمختار ورد المحتار، ج 1، ص 440 تا 447، مطبوعہ: کوئٹہ)

البحر الرائق میں ہے "المريض إذا تيمم للمرض ثم زال مرضه انتقض تيممه كما صرح به قاضي خان في فتاويه "ترجمہ: مریض جب مرض کی بنا پر تیمم کرے پھر اس کا وہ مرض جاتا رہے تو اس کا تیمم ختم ہوجائے گا، جیسا کہ علامہ قاضی خان علیہ الرحمہ نے اپنے فتاوی میں اس کی صراحت فرمائی ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، ج 02، ص 267، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وُضو اور غُسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں، ہاں! اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 02، صفحہ 347، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے "اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 02، صفحہ 347، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "غسل کی حاجت ہو تو اگر مضرت (نقصان) صرف ٹھنڈا پانی کرتا ہے گرم نہ کرے گا اور اسے گرم پانی پر قدرت ہے تو بیشک پورا غسل کرے اتنی جگہ کو گرم پانی سے دھوئے باقی بدن گرم یا سرد جیسے سے چاہے، اور اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے یا گرم مضر تو نہ ہوگا مگر اسے اس پر قدرت نہیں تو ضرر کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کرلے۔۔۔ جب اتنا آرام ہو کہ اب خود وہاں پانی بہانا مضر نہ ہوگا فوراً اُس بدن کو پانی سے دھولے غرض رخصت کے درجے بتادئے گئے ہیں جب تک کم درجہ کی رخصت میں کام نکلے اعلی درجہ کی اختیار نہ کرے اور جب کوئی نیچے کا درجہ قدرت میں آئے فوراً اُس تک تنزل کرآئے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 618، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پہ ارشاد فرماتے ہیں : "اس صورت میں تیمم کی اجازت نہیں ہو سکتی بلکہ ضرر نہ ہو تو پاؤں دھونا فرض ہوگا ضرر کرے تو مسح کا حکم لازم ہوگا مثلاً ٹھنڈے وقت پاؤں دھونا ضرر کرتا ہے تو گرم وقت میں پاؤں دھوئے اور سرد وقت میں پاؤں پر مسح کرے یا سرد پانی سے دھونا نقصان دیتا ہے تو گرم سے پاؤں دھوئے مسح نہ کرے یا پاؤں کے ایک حصّے پر پانی ضرر پہنچاتا ہے دُوسرے پر نہیں اور وہ دوسرا حصہ یوں دھوسکتا ہے کہ نقصان والے حصّے کو پانی نہ پہنچے تو اس حصّے کا دھونا فرض اور اُس حصے پر مسح کرے غرض مقدار قدرت دیکھی جائے گی پھر جتنے عضو پر مسح کا حکم ہوگا اُس پُورے ٹکڑے پر بھیگا ہاتھ ایک ایک ذرّے پر پہنچنا لازم ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 3، صفحہ 308، 309، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5284

تاریخ اجراء : 24 صفر المظفر 1448ھ / 08 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net